راوی کہتا ہے کہ یہ آخری کلام نورانی تھا جو میں نے سُنا اور اس کو منبطِ تحریر میں لایا۔

(عبقات الانوار ج ۵ ص ۵۵۲ ینابیع المودۃ)

اس خطبہ کی عظمت وجلالت، شوکتِ الفاظ، معانی کی رفعت سے وہی لوگ زیادہ لطف اندوز ہوسکتے ہیں جو عربی سے واقف اور فقہ اسلامی کے رموز سے آگاہ ہیں، اس کا موزوں ترجمہ ممکن نہیں ہے۔ فترت۔ وہ زمانہ۔ جو دو پیغمبروں کے درمیان ہو۔

عَلائِمُ الظُّہُور

حضرت امیر علیہ السلام نے منبر کوفہ پر خطبۂ لولو ارشاد فرمانے کے بعد فرمایا کہ ہمارے قائمؑ کے ظہور کی دس علامات ہیں

(۱) برج جدی میں دمدار ستارہ کا طلوع ہونا۔ اس کے طلوع ہونے پر ہرج و مرج اور فتنہ و شر واقع ہوں گے یہ ارزانی کی علامت ہوگی۔ ایک علامت سے دوسری علامت تک عجیب و غریب امور واقع ہوں گے۔

دمدار ستارہ مشرق سے طلوع ہوگا جو ماہِ درخشندہ کی طرح اور اس کی دُم کمان کی طرح اس طرح خمیدہ ہوگی کہ اس کے دونوں حصے مل جانے کے قریب ہوں گے۔ اس کے بعد آسمان پر سُرخی نمودار ہوگی۔

(۲) موت احمر و موت ابیض :۔ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے قائمؑ کے ظہور سے کچھ قبل موت احمر و موت ابیض واقع ہوں گے اور دو مرتبہ ملخ آئے گی، ایک تو زراعت کے وقت اور دوسرے غیر وقت۔ ان کا رنگ خون کی طرح سرخ ہوگا۔ موتِ احمر تلوار سے قتل اور موتِ ابیض طاعون ہوگا۔ (بحار ج ۱۳)

(۳) خروج دجال : سلونی قبل ان تفقدونی کے تحت دیکھا جائے۔

(۴) وقوع طامہ کبرای : " " " " " " "

ابوطفیل نے پوچھا کہ یاامیرالمومنینؑ خدا نے آیت : " واذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابّۃً من الارض تکلمھم (ترجمہ : اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہوگا تو ہم ان کے واسطے زمین سے ایک چلنے والا انکال کھڑا کریں گے جو اُن سے یہ باتیں کرے گا کہ لوگ ہماری آیتوں کا یقین نہیں رکھتے تھے۔ (پ ۲ غل ۲۸) میں جس دابۃ الارض کا ذکر کیا ہے وہ کون ہے؟

حضرت امیرؑ : وہ دابہ وہ ہے جو کھانا کھاتا ہے، بازار میں پھرتا ہے اور وزن اٹھاتا ہے۔

ابوطفیل : یاامیرالمومنینؑ! وہ کون ہے؟

حضرت امیرؑ : وہ صدیق و فاروق عالم و پرہیزگار و شجاع اس اُمت میں ایک ہی ہستی ہے۔

ابو طفیل : یا امیر المومنین! وہ کون ہے؟

حضرت امیرؑ : وہ موردِ آیت " ویتلوہ شاہدٌ منہ" اور موردِ آیت " والذی عندہ علم الکتاب" اور " الذی جآء بالصدق" ہے اور وہ وہی ہے جس نے اُس وقت تصدیق کی تھی جب کہ تمام لوگ کافر تھے۔

ابو طفیل : یا امیر المومنینؑ! اُس کا نام فرمایئے؟

حضرت امیرؑ : اُس کا نام تو کہہ دیا۔ اے ابو طفیل، خدا کی قسم یہ تمام لوگ جن کے ساتھ میں جہاد کے لیے جاتا ہوں، اور وہ میری اطاعت کرتے ہیں اور مجھے امیر المومنین کہتے ہیں اور مخالفین سے جہاد کو حلال سمجھتے ہیں۔ اگر قرآن کی بعض چیزوں سے مطلع ہو جائیں جو آنحضرتؐ پر نازل ہوئی ہیں جو میرے اسرار سے متعلق ہیں، سوائے چند کے جو تیرے مانند ہیں سب منتفرق ہو جائیں گے اور کوئی باقی نہ رہے گا (دار السلام)

(۵) قتل نفس ذکیہ : حضرت نے فرمایا کہ نفس ذکیہ جو سادات سے ہوں گے مع ستر مردان صالح کے پشت کوفہ پر قتل کیے جائیں گے اور مکہ معظمہ میں رکن اور مقام کے درمیان ایک بنی ہاشم کا قتل ہو گا۔ کوفہ میں چالیس شب مساجد معطل رہیں گی۔ (بحار)

(۶) خروج سفیانی : حضرت نے فرمایا کہ جب دو خروج کرنے والے شام میں آیاتِ خدا سے مخالفت کریں گے ایک نشانی ظاہر ہو گی۔ سائل نے پوچھا کہ یا امیر المومنینؑ، وہ نشانی کیا ہے۔ فرمایا کہ زلزلہ ہو گا جس سے ایک لاکھ سے زائد آدمی ہلاک ہوں گے۔ یہ مومنین کے لیے رحمت اور کفار کے لیے عذاب و نقمت ہو گا۔ اس کے بعد سرخ گھوڑوں کے سوار زرد پرچموں کے ساتھ مغرب سے آ کر شام میں داخل ہوں گے، اس وقت جوعِ اکبر اور موتِ احمر واقع ہوں گے اور مقام دھلیر جو دیہات شام سے ہے اور جس کا نام خوراشنا ہے زمین میں دھنس جائے گا۔ اس کے بعد پسر زنِ جگر خوار یعنی سفیانی کے وادی یابس سے خروج کا انتظار کرنا۔ (بحار ج ۱۳)

۷۔ خلاف عادت نیمۂ رمضان کو سورج گہن ہو گا۔

۸۔ بیابان بیدا میں زمین کا دھنس جانا اور مغرب میں بھی ایک مقام پر زمین کا دھنس جانا۔

۹۔ آفتاب کا ظہر تا عصر ساکن ہو جانا۔

۱۰۔ طاق سال میں دسویں محرم یوم جمعہ ظہور ہو گا۔

۱۱۔ مسجد براثا کی بربادی اور مسجد کوفہ کی دیوار کا انہدام۔

۱۲۔ عبایہ بن ربعی اور چار آدمی حضرت امیرؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوالات کرنے لگے تو حضرت نے فرمایا کہ آیا میں تمہیں آخر سلطنت بنی فلاں ــــ سے ۔۔۔ متعلق خبردوں، عرض کیا کہ مولا فرمایئے۔ حضرت نے فرمایا کہ ان

کی سلطنت اس وقت ختم ہوگی کہ قریش میں سے ایک قوم نفس حرام کو روز حرام شہر حرام میں یعنی ایک نفس محترم کو روز محترم شہر محترم میں قتل کرے گی۔ اس کے بعد فرمایا کہ اُس خدا کی قسم جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور انسان کو خلق کیا کہ ہر آئینہ نفس محترمہ کے قتل کے بعد ان کی سلطنت گیارہ روز سے زائد باقی نہ رہے گی۔ سب نے عرض کیا کہ اس سے قبل یا اس کے بعد بھی کوئی واقعہ ہوگا یا نہیں۔ فرمایا کہ ماہ رمضان میں ایک چیخ سنائی دے گی جو بیدار کو مضطرب اور سوئے ہوئے کو بیدار اور پردہ نشین لڑکی کو پردہ سے باہر کردے گی۔ (بحار ج ۱۳)

چند ارشادات

(۱) تفسیر عیاشی میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ جب کہ حضرت امیرؑ اپنے بعد ظہور قائمؑ تک واقع ہونے والے واقعات میں سے کچھ ارشاد فرما رہے تھے، امام حسینؑ نے سوال کیا۔

حضرت امام حسینؑ : یا امیر المومنینؑ! خداوند عالم روئے زمین کو ظالمین سے کب پاک کرے گا؟

حضرت علیؑ : خداوند عالم زمین کو ظالمین سے اس وقت تک پاک نہ کرے گا جب تک کہ وہ خون نہ بہایا جائے جس کا بہایا جانا حرام ہے، کفار ہلاک ہوں گے اس کے بعد قائمؑ جن کے ظہور کے لوگ آرزومند ہوں گے اور وہ امام کہ جو مخفی و پنہاں ہوگا، ظاہر ہوگا، تمام شرف و فضل اُسی کے لئے ہے۔ اے حسینؑ وہ تمہاری اولاد سے ہوگا۔ اس کے مانند کوئی پسر نہ ہوگا، وہ مکہ میں دو رکن کے درمیان ایک قلیل جماعت کے ساتھ تمام آلات حرب کے ساتھ ظہور کرے گا اور تمام جن وانس پر غالب ہوگا اور روئے زمین میں سے ایک نفر کو بھی باقی نہ رکھے گا۔ مبارک ہو اس شخص کے لئے جو اُس کا زمانہ پائے اور اس کی خلافت کے زمانہ میں اُس کی خدمت میں رہے۔ (بحار)

(۲) جامع الاخبار میں لکھا ہے کہ حضرت امیرؑ نے فرمایا کہ مخلوق کے لئے ہر آئینہ ایک زمانہ آئے گا جب کہ فاجرین کو بہت زیادہ مال دیا جائے گا اور نیک لوگ ضعیف ہو جائیں گے۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ یا امیر المومنین یہ کب ہوگا، فرمایا کہ جب عورتیں اور کنیزیں صاحب تسلط و اقتدار اور بچے حاکم ہونے لگیں گے۔ (بحار)

(۳) علقمہ ابن قیس سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے کوفہ میں خطبۂ لؤلؤ کے آخر میں فرمایا کہ: آگاہ ہو جاؤ کہ میں عنقریب سفر آخرت کرنے والا ہوں اور عالم غیب کی طرف جانے والا ہوں، پس فتنہ بنی اُمیہ سلطنت کسرویہ اور دین اسلام کے معطل ہونے سے کہ جس کو خدا نے ہم پر ظاہر کیا اور بدعت کے برپا ہونے سے جس کو خدا نے معطل کیا، منتظر رہو اور اپنے مکانوں کو اپنا صومعہ قرار دو اور درخت غضا کی آگ کو کہ جو چالیس روز تک رہتی ہے اور بجھتی نہیں، اپنے دانت میں دبائے رکھو (یعنی شدید مشقت کرو) اور خدا کا بہت ذکر کرو، کیونکہ اگر خدا کے ذکر کو سمجھو تو معلوم ہوگا کہ یہ ہر چیز سے بڑا ہے۔

پھر فرمایا کہ : " دجلۂ دجیل اور فرات کے درمیان ایک شہر زوراء کی بنا پڑے گی (اس سے بغداد مراد ہے) اور جب دیکھو کہ وہ شہر گچ اور پتھر سے محکم ہو جائے حالانکہ سونا، چاندی، لاجورد، مرمر و رخام اور اسی قسم کے پتھر بعض جگہ سرخ سفید اور زرد رنگ کے استعمال ہوں اور ہاتھی دانت، آبنوس کے جو سردار دروازے تعمیر ہوں اور اُس کے قبے مُنقش و مذہب ہوں اور ساج، عرعر اور صنوبر کے درخت اس میں بہت ہو جائیں اور محلوں سے یہ محکم ہو جائے اور شاہان بنی شیبان جن کی تعداد چوبیس ہوگی یکے بعد دیگرے وہاں آئیں جو سفاح، مقلا، جموع، خدوع، مظفر و مونث و نظار کبش و مهتور و عشار و مصطلم و مستصعب و علام و رہبانی و خلیع و سیار و مترف و کدیہ و اکتب و مرف و الملب و وسیم و صلام و عینوق ہیں، خاکی رنگ کا ایک قبہ سرخ بیابان میں بنا ہو گا جس کے عقب سے ہمارے قائمؑ اپنے چہرے سے نقاب غیبت اٹھائیں گے، وہ ایک درخشندہ چاند کے مانند ہوں گے جو تاروں کے درمیان ہو۔

(۴) امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت امیرؑ نے آیت " فاختلف الاحزاب من بینهم " کے معنی سے متعلق فرمایا کہ تین چیزوں کے مشاہدہ کے منتظر رہو۔ (۱) اختلاف جو اہلِ شام کے درمیان واقع ہوگا (۲) دوسرے سیاہ پرچم جو خراسان کی طرف سے آئیں گے (۳) تیسرے اضطراب جو ماہِ رمضان میں واقع ہوگا۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ وہ کیا اضطراب ہے۔ فرمایا کہ کیا تو نے یہ قولِ خدا نہیں پڑھا: ان نشا ننزل علیهم من السماء آیة فظلت اعناقهم لها خاضعین ۝

ترجمہ: ہر آئینہ ہم چاہتے ہیں کہ ان پر آسمان سے ایک نشان نازل کریں، اُس وقت ان کی گردنیں اس نشانی سے خضوع و فروتنی کرنے لگیں گی۔

وہ آیت ایک آواز ہوگی جو آسمان سے آئے گی، یہ ایسی شدید ہوگی کہ باعفت لڑکیاں بے تحاشہ پردہ سے باہر ہو جائیں گی اور خوابیدہ انسان بیدار اور بیدار مضطرب ہو جائے گا۔ (تفسیر عیاشی۔ بحار ج ۳)

(۵) شیخ صدوق نے کتاب خصال میں لکھا ہے کہ حضرت امیرؑ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے ہماری ہی وجہ خلقتِ عالم کی ابتدا فرمائی اور ہماری ہی وجہ اس کو ختم کرے گا اور ہماری ہی وجہ جس چیز کو چاہے گا محو کرے گا اور ہمارے ہی سبب باقی رکھے گا اور ہمارے ہی سبب زمانہ کے اغتشاش ناسازگاری اور پریشانی کو دفع کرے گا۔ ہماری ہی برکت کے سبب بارش کو نازل کرتا ہے، پس تمہارا معزور رہونا منفیس خدا سے غافل نہ کردے اور آسمان نزول رحمت کو حبس نہ کرلے تا آنکہ ہمارے قائمؑ ظہور کریں اور آسمان سے قطرہ ہائے باراں نازل ہونے لگیں اور زمین اپنے نباتات اُگا دے۔

ہر آئینہ عداوت و خصومت بندگانِ خدا کے قلوب سے زائل ہو جائے گی۔ پرندوں اور درندوں میں مصالحت ہو جائے گی، کوئی عورت شام سے عراق تک چلی جائے تو اس کے قدم سبزہ و نباتات کے سوا نہ ٹکے گیں، اُس کا سامان زینت اس کے سر پر رہے گا نہ کوئی شخص اس سے معترض ہو گا اور نہ کوئی درندہ اس پر حملہ آور ہو گا اور وہ بھی ان سے نہیں ڈرے

گی ۔ (بحار الانوار ۔ ج ۱۳)

(۶) اصبغ بن نباتہ سے منقول ہے کہ جس وقت حضرت علیؑ مسجد کوفہ پہنچے تو اس کو ٹھیکریوں، شراب کے برتنوں وغیرہ سے بنی ہوئی پایا۔ حضرت نے فرمایا کہ وائے ہو اس شخص پر کہ جس نے تجھے خراب کیا اور اس پر جس نے تجھ کو سفال وغیرہ سے تعمیر کیا اور نوحؑ کے قبلہ کو بدل دیا اور ان لوگوں کے لئے خوشخبری ہے کہ جو ہم اہل بیت کے قائمؑ کے ساتھ تجھے خراب کرنے حاضر ہوں گے، وہ اس امت کے برگزیدہ لوگ ہوں گے جو میری عترت کے ساتھ ہوں گے۔

(۷) کتاب تہذیب میں شیخ طوسی سے مروی ہے کہ ایک روز حضرت امیرالمومنین نے کوفہ سے شہر حیرہ کی جانب تھوڑی دور تشریف لے جاکر فرمایا، یہ دونوں مقامات باہم متصل ہو جائیں گے۔ یہاں آبادی اس قدر بڑھ جائے گی کہ ایک گز زمین کی قیمت چند اشرفی ہو جائے گی۔ بہر حال حیرہ میں ایک مسجد تعمیر کی جائے گی جس کے پانچ سو دروازے ہوں گے۔ اس مسجد میں قائمؑ کے نائب نماز ادا کریں گے کیونکہ مسجد کوفہ ان کے لئے ناکافی ہو جائے گی اور مسجد کوفہ میں بارہ عادل پیش نماز، نماز پڑھائیں گے۔

حبہ عرنی نے عرض کیا کہ یا امیرالمومنینؑ، آیا مسجد کوفہ اتنے آدمیوں کے لئے کافی ہوگی۔ فرمایا کہ قائمؑ کے لئے چار مساجد تعمیر کی جائیں گی۔ یہ سب میں چھوٹی مسجد ہوگی۔ اُن میں سے ایک یہ مسجد ہوگی جو کہ اب موجود ہے، دو مساجد کوفہ کی طرف اور ایک رود خانہ اہل بصرہ اور اہل غریان کی طرف تعمیر ہوں گی۔

(۸) کتاب عدد القویہ میں لکھا ہے کہ جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ گویا میں قائمؑ کو پشت نجف پر اس حالت میں دیکھ رہا ہوں کہ ان کے جسم پر رسولِ خدا کی زرہ اور اسپ ابلق پر سوار ہیں، جس کی پیشانی سفید ہوگی، وہ اس طرح حرکت کرے گا کہ ہر شہر کے رہنے والوں پر اس سفیدی کا نور درخشاں ہوگا۔ یہ چیز حضرت قائمؑ کے لئے ایک معجزہ ہوگی، اس کے بعد حضرت قائمؑ رسولِ خدا کا پرچم کھولیں گے۔ اس کے ساتھ ہی مشرق تا مغرب دُنیا نورانی ہو جائے گی۔

حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ گویا میں قائمؑ کو دیکھ رہا ہوں کہ ابلق گھوڑے پر سوار ہیں کہ جس کی پیشانی اور پیر سفید ہیں اور وہ وادی السلام سے مسجد سہلہ کی جانب یہ دُعا کرتے ہوئے جا رہے ہیں:

لا الٰہ الا اللّٰہ حقاً حقاً لا الٰہ الا اللّٰہ ایماناً وتصدیقاً لا الٰہ الا اللّٰہ تعبداً ورقاً اللّٰھم معز کل مومن وحید ومذل کل جبار عنید انت کنفی حین تعییني المذاهب وتضیق علی الارض بما رحبت اللّٰھم خلقتني وکنت غنیاً عن خلقي ولولا نصرك ایای لکنت من المغلوبین منشر الرحمة من مواضعها ومخرج البرکات من معادنها ویا من خص نفسه بالشموخ والرفعة فاولیاءه بعزه یتعززون یا من وضعت له الملوك نیر المذلة علی اعناقهم فهم من سطوته خائفون اسالك باسمك الذي فطرت به خلقك فالکل لك مذعنون ۔ اسالك ان ---

تصلّی علیٰ محمّدٍ وآل محمّدٍ وان تنجز لی امری وتعجّل لی فی الفرج وتکفینی وتعافینی تقضی حوائجی الساعۃ اللیلۃ انّک علیٰ کلّ شیئٍ قدیر ہ

ترجمہ: کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور یہ حق ہے۔ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جس پر ایمان لایا ہوں اور اس کی تصدیق کرتا ہوں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے میں اس کا غلام اور بندہ ہوں۔ خداوندا تو ہر مومن کو عزت دینے والا اور ہر ظالم اور جابر عناد کنندہ کو ذلیل کرنے والا ہے، تو میرا پناہ و ملجا ہے، جس وقت کہ معیشت کے راستے مجھے عاجز کردیں اور زمین پر اس کی وسعت میرے لئے تنگ ہو جائے۔ خداوندا تو نے مجھ کو خلق کیا حالانکہ تجھ کو میرے خلق کرنے کی احتیاج بھی نہ تھی۔ اگر تو میری مدد نہ کرے۔ ہر آئینہ مغلوبین سے ہو جاؤں گا۔ اے رحمت کو اس کی جگہ سے منتشر کرنے والے اور معدنوں سے برکتوں کو باہر لانے والے، اے وہ کہ جس نے اپنی شان کی بلندی کو اپنے نفس پر منحصر کیا ہے، اُس کے اولیاء اس کی عزت کے ساتھ عزت پاتے ہیں، اے وہ کہ جس کے سامنے بادشاہان جہاں ریسمان ذلّت اپنی گردنوں میں باندھے ہوئے ہیں اور وہ اس کی سطوت سے خائف ہیں تیرے نام کے طفیل میں کہ جس کی وجہ سے تونے مخلوق کو اس طرح پیدا کیا کہ تیرے مطیع و منقاد ہیں، تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو محمدؐ و آلِ محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلوات بھیجے اور میرے امر کو عرصہ ظہور میں لائے اور میرے فرج میں تعجیل کرے، میرے ساتھ کفایت کرے اور عافیت عطا فرمائے، اس ساعت اور اس شب میرے حاجات بر لا، درحقیقت تو ہر شئے پر قادر ہے۔

(۹) ابن کوا نے عرض کی کہ یا امیرالمومنینؑ کیا آپ نے اپنے کلام پر غور فرمایا کہ جمادی اور رجب کے درمیان بہت سے امور تعجب خیز واقع ہوں گے۔ حضرت نے فرمایا کہ اے ابن کوا وائے ہو تجھ پر اس امر عجیب سے مُراد مردوں کے پراگندہ شدہ اجزاء کو جمع کرنا ان کو زندہ کرنا اور زیاناتِ یعنی کفّار و منافقین کو ہلاک کرنا اور دیگر فسادوں کا واقع ہونا ہے جو ہلاک کنندہ ہوں گے۔ اس وقت نہ میں رہوں گا اور نہ تو۔

(۱۰) عبایۂ اسدی سے روایت ہے کہ حضرت امیرؑ نے فرمایا کہ البتہ شہر مصر میں ایک منبر تعمیر کروں گا اور شہر دمشق کو سنگ بہ سنگ یعنی خانہ بہ خانہ خراب کردوں گا اور یہود و نصاریٰ کو عربوں کے تمام شہروں سے نکال باہر کردوں گا اور عرب کے ایک طائفہ کو چارپایوں کی مانند اس عصا سے ہانکوں گا۔ عبایۂ نے عرض کی یا امیرالمومنینؑ گویا آپ اطلاع دیتے ہیں کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہوں گے۔ حضرت نے فرمایا کہ افسوس اے عبایۂ تو نے میرا مقصد سمجھنے میں خطا کی کیونکہ یہ کام میں نہیں کروں گا بلکہ میری اولاد سے میرا ایک فرزند کرے گا۔

۱۱۔ فتح ہند و روم: ابن الکوا نے عرض کیا کہ یا امیرالمومنینؑ ہم نے سُنا ہے کہ رسولِ خدا نے فرمایا کہ ہم نے ایک مرد کو دیکھا ہے جو سن میں اپنے باپ سے زیادہ تھا۔ حضرت نے فرمایا کہ ہاں اے ابن الکوا وائے ہو تجھ پر آنحضرت صلعم اپنے پرچم کو حرکت میں لائیں گے اور اس کو اپنی تلوار کے ساتھ ہمارے قائم کو دیں گے۔ اس کے بعد جس

قدرِ خدا چاہے ہم دنیا میں قیام کریں گے۔ اس کے بعد خدا مسجدِ کوفہ سے ایک چشمہ روغن، ایک چشمہ آب اور ایک دودھ کا چشمہ پیدا کرے گا۔ اس کے بعد حضرت قائمؑ شمشیر رسولؐ خدا لے کر مشرق جائیں گے۔ کسی دشمن خدا کو زندہ نہ چھوڑیں گے، کوئی بُت باقی نہ رکھا جائے گا۔ حتیٰ کہ ہندوستان بھی فتح کر لیا جائے گا۔

(بحار ج ۱۳ دار السلام ص ۴۱۶)

۱۲۔ **ثوابِ فرج**: شیخ صدوق سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ قائمؑ کے منتظر فرج رہو اور خدا کی رحمت سے نا امید نہ ہو کہ خدا کے نزدیک محبوب ترین اعمال انتظار فرج ہے۔

اس کے بعد فرمایا کہ پہاڑوں کا جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دینا ایک ایسے بادشاہ کی خدمت و مدارا کرنے کی بہ نسبت آسان ہے کہ جس کی مدت سلطنت طویل ہو، پس خدا سے مدد چاہو، اور صبر کرو کیونکہ زمین ملک خدا ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور عاقبت کا امر متقیوں کے ساتھ ہے۔ اس وقت کے آنے سے پہلے اس امر کے لیے تعجیل نہ کرو کہ باعث پشیمانی ہوگی اور اس مدت کو طویل نہ سمجھو کہ قساوتِ قلب کا باعث ہو گا۔ ہر شخص جو ہمارے امر کے میں ہمارا ساتھ دے گا مقامِ قدس میں ہمارے ساتھ رہے گا اور جو شخص ہمارے امر کے ظہور کا منتظر رہے گا وہ اس شخص کے مانند ہو گا جو راہِ خدا میں غلطاں ہوا ہو۔ (کتاب الخصال)

۱۳۔ عدد القویہ میں مرقوم ہے کہ سلمان محمدی نے پوچھا کہ یا امیر المومنین حضرت قائمؑ جو آپ کی اولاد سے ہوں گے، کب ظہور کریں گے۔ حضرت نے ایک آہ کھینچ کر فرمایا کہ قائمؑ اس وقت تک ظہور نہ کریں گے جب تک کہ اطفال حکومت نہ کرنے لگیں اور حقوقِ خدا ضائع نہ ہوں ... اور شہر بصرہ خراب نہ ہو۔ (دار السلام ص ۳۶۵)

۱۴۔ بعد ظہور جب حضرت قائمؑ کوفہ جائیں گے اور جنگ کر کے کوفہ پر قبضہ کر لیں گے، اپنے اصحاب کے ساتھ عذرا جائیں گے، جہاں لوگوں کی ایک کثیر تعداد آپ سے ملحق ہوگی۔ سفیانی اس روز وادی رملہ میں ہو گا، پس دو لشکر آپس میں اس روز ملاقی ہوں گے، یہ روز تغیر و تبدل کا ہو گا۔ چونکہ شیعوں کا ایک گروہ جو سفیانی کے لشکر میں ہو گا ... حضرت قائمؑ سے ملحق ہو جائے گا اور دوستان آل ابی سفیان جو حضرت کے ساتھ ہوں گے، سفیانی کے پاس چلے جائیں گے۔

پھر حضرت نے فرمایا کہ سفیانی اور اس کے تمام تابعین اس روز مار ڈالے جائیں گے، ایک آدمی بھی نہ بچے گا کہ ان کی خبر لی جائے۔ اس روز نا امید وہ شخص ہو گا جو بنی کلب کے اموال و غنیمت سے جو کہ سفیانی کے خالو کے قبیلے سے ہوں گے محروم رہے، اس کے بعد قائمؑ کوفہ واپس ہو کر قیام کریں گے۔ کوئی مسلم غلام نہ ہو گا مگر یہ کہ آزاد کر دیا جائے گا۔ کسی کے ذمہ کوئی مظلمہ نہ ہو گا۔ مگر یہ کہ اس کے صاحب کی طرف رد کر دیا جائے، کوئی شخص کسی سے مارا نہ جائے گا مگر یہ کہ اس کی دیت اس کے ورثا کی طرف پلٹا دی جائے گی۔ یہاں تک کہ پوری زمین عدل و داد

سے بھر جائے گی جیسا کہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ قائمؑ اور ان کے اہلِ بیت کوفہ کے محلہ رحبہ میں قیام کریں گے جہاں حضرت نوحؑ رہتے تھے۔

۱۵۔ حضرت امیرؑ نے فرمایا کہ ہمارے قائمؑ اس وقت تک ظہور نہ کریں گے جب تک کہ چشمِ دُنیا اندھی نہ ہو جائے اور آسمان پر پھر سرخی ظاہر نہ ہوگی جب تک کہ اہلِ زمین کے درمیان ایک ایسی قوم ظاہر نہ ہو جنہیں کبھی خیر نصیب ہی نہ ہوتا ہو، وہ مخلوق کو میرے فرزند کی اطاعت کے لئے بلائیں گے حالانکہ ان کے قلوب اس سے بیزار رہیں گے۔ یہ بدّوؤں کا ایک طائفہ ہوگا جو خیر سے بے بہرہ ہوگا اور یہ اشرار پر مسلّط ہوں گے۔ ظالمین کے ساتھ فتنہ برپا کریں گے اور بادشاہوں کو قتل کریں گے۔ یہ لوگ کوفہ کے اطراف ظاہر ہوں گے، ان کا بزرگ ایک شخص ہوگا جس کا چہرہ بھی سیاہ ہوگا اور دل بھی سیاہ ہوگا۔ وہ دیانت و خیر سے بے بہرہ ہوگا۔ وہ نانجیب لیئم درشت گو مادرِ زنا کار سے جنا ہوا، بدترین نسل سے ہوگا۔ جس سال میری اولاد سے ایک شخص جو صاحبِ پرچم سرخ و علم سبز ہوگا ظہور کرے گا۔ خدا اس کو آبِ باراں چکھائے گا۔ اس کے ظہور کا وہ دن ہوگا کہ شہر انبار و نہر ہیت کے لوگ اس کے ظہور سے ناامید ہو چکے ہوں گے اور وہ، وہ روز ہوگا کہ ہلاکت اکراد و بکینگان اور فراعنہ کے شہر کی خرابی ہوگی جو کہ جباروں اور ظالمین کا مسکن اور معدن بلا و بے ناموسی ہوگا۔ اے عمر بن سعد! پروردگارِ علیؑ کی قسم ہر آئینہ وہ شہر بغداد ہوگا۔ آگاہ ہو، بنی اُمیّہ اور بنی عباس کے غاصبوں پر خدا کی لعنت ہو کہ وہ ہمارے ساتھ خیانت کرتے رہیں گے اور میری اولاد سے نیکوں کو قتل کریں گے۔ میرے عہد و پیمان کی وجہ وہ ان سے نہ ہی رعایت کریں گے اور نہ میری حرمت کا لحاظ رکھیں گے اور اپنے اموُر میں خدا سے نہ ڈریں گے۔ بہ تحقیق کہ بنی عباس کے لئے ان کی دولت و حکومت کے زوال کا ایک روز آئے گا۔ اُس وقت وضعِ حمل کے وقت کسی عورت کی نالہ و زاری کی طرح ان کی آہ و زاری ہوگی۔ وائے ہو بنی عباس کے تابعین پر اس جنگ سے کہ جو نہاوند اور دینور کے درمیان واقع ہوگی، یہ فقرائے شیعیانِ علیؑ کا محاربہ ہوگا جن کا بزرگ اہلِ ہمدان کا ایک شخص ہوگا جو پیغمبر کا ہم نام ہوگا۔ یہ ایک خوش خلق، شریف، تر و تازہ رنگ والا، خندہ مژگاں، فراخ گردن، کم بال والا اور اس کے پیش دنداں ایک دوسرے سے جدا ہوں گے جب گھوڑے پر سوار ہوگا بدری معلوم ہوگا کہ جو زیرِ ابر دیکھا جائے۔ اس کا لشکر ایک گروہ ہوگا جو تصدیقِ دینِ خدا میں بہترین لوگوں پر مشتمل ہوگا۔ خضوع و خشوع و تقرب میں یہ عرب کے پہلوان ہوں گے جو اُس روز شدید جنگ کریں گے اور دشمنوں پر فتح پائیں گے اور دشمن ہلاک و فنا ہوں گے۔ (بحار۔ ج ۱۳، دارالسلام ص ۳۴۵)

۱۶۔ اسی کتاب میں اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ ایک سو پچاس سال کے بعد امیران کافر امینان خائن اور عارفان فاسق ہو جائیں گے۔ تجار بہت ہو جائیں گے مگر منافع کم ہوگا، سود خواری فاش اولادِ زنا بہت زیادہ ہوگی، معروف آدمی سے لوگ انکار کریں گے، بزرگوں کے مالِ پریشان کریں گے، عورتیں عورتوں پر اور

مرد مردوں پر اکتفا کریں گے ۔ایک شخص نے عرض کیا ... کہ اس زمانہ میں کیا کرنا چاہیئے، فرمایا کہ بھاگ جانا چاہیئے ، بھاگ جانا چاہیئے، بدرستیکہ خداوند تعالیٰ نے اپنی عدالت کو پھیلا دیا ہے، جب تک کہ قاری امراء کی طرف میل نہ کریں، اور ان میں کے نیکوکار فسق و فجور سے ممانعت نہ کریں، پس اگر یہ نیکوکار نہیں اور ان سے نفرت نہ کریں اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہیں تو خداوند عالم کہے گا کہ انہوں نے جھوٹ کہا۔ (دارالسلام ص۳۴۹)

۱۷۔ گنہگارِ اول و حقوق امیرالمومنین ؑ: حضرت امیرالمومنین ؑ نے فرمایا کہ اے لوگو! سب سے پہلے جس نے خدا کی معصیت کی وہ عناق بنت آدم تھی۔ خدا نے اس کے دونوں ہاتھوں میں بیس انگلیاں اور ہر انگلی میں درانتی کے مانند دو دو ناخن دیئے تھے۔ اس کے بیٹھنے کا مقام ایک مرلع جریب زمین تھی۔ جب اس نے معصیت کی خداوند عالم نے اونٹ کے برابر ایک شیر اور گھوڑے کے برابر ایک گدھ کو اس کو ہلاک کرنے بھیجا اور انھوں نے اسے ہلاک کر دیا۔ پھر فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ خدا نے فرعون و ہامان کو ہلاک کیا اور قارون کو زمین میں دھنسا دیا۔ اس قصہ کا ذکر اپنے دشمنوں کے لئے ازراہِ مثل ہے کہ اس کے حق کو غصب کیا تھا، پس خدا نے ان کو ہلاک کر دیا۔

اس کے بعد حضرت نے فرمایا کہ میرا ایک حق تھا جس کو میرے سوا کسی اور نے حاصل کر لیا جس کے لئے وہ نہ تھا اور میں نے بھی اس کو شریک نہ کیا تھا۔ اس باب میں اس کی توبہ قبول نہیں ہوتی مگر یہ کہ تازہ نازل شدہ کتاب کے ساتھ یا تازہ مبعوث شدہ پیغمبر کے ساتھ کیونکہ اس کی توبہ اس پیغمبر کے ارشاد اور اس کتاب کے احکام کے پیشِ نظر قبول نہ ہو گی۔ اب حال یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی رسول یا نبی آنے والا نہیں ہے، پھر یہ توبہ کس طرح کر سکتے ہیں حالانکہ عالمِ برزخ کے بعد قیامت ہے۔ دنیا اور شیطان نے اس کو معاملۂ خدا میں فریب دیا اور اس کو خدا کی مخالفت اور معصیت میں مبتلا کیا اور وہ اپنی منزل پر پہنچا دیا گیا۔ خدائے تعالیٰ ستم گاروں کی ہدایت نہیں کرتا اور ان کی مراد نہیں بر لاتا، اسی طرح قائم ؑ کی مثال غیبت میں جانے اور موسیٰ کی طرح فرعون سے ڈرنے اور پنہاں ہونے کی ہے۔ (بحار ج ۱۳ ص۳۳)